بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فرائض دینی
کا جامع تصور

انسانی عمل کے دو محرکات

1۔ نیت وارادہ

- ہم نے اللہ کو توحید کے اثبات اور شرک کے اجتناب کے ساتھ مانا ہے،
- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارا ایمان ہے کہ آپ اللہ کے آخری رسول ہیں،
- مرنے کے بعد قیامت کے حساب کتاب پر بھی ہمارا یقین ہے۔
- تو اس ایمان ویقین کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول کی طرف سے جو حکم ملے اس پر عمل ہو۔
- اگر یہ نیت اور ارادہ ہی نہ ہو تو آگے قدم اٹھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ گویا انسانی اعمال میں نیت اور ارادہ کو بنیادی مقام حاصل ہے۔

2۔ فرائض کا صحیح شعور اور تصور

- اگر فرائض کا تصور محدود یا ناقص ہوگا تو جو چیزیں اسے معلوم ہیں ان پر تو عمل کرلے گا لیکن جو چیزیں معلوم نہیں ہیں ان پر ارادے اور نیت کے باوجود کیسے عمل کرے گا۔؟
- چنانچہ آج کی اس نشست میں ہم یہی سیکھنے کی کوشش کریں گے کہ ہم پر اللہ کی طرف سے کون کون سے فرائض عائد ہوتے ہیں۔
- ان فرائض میں سے کتنے فرائض ہمیں معلوم ہیں اور کتنے نہیں معلوم۔
- اور ہمارا عمل ان فرائض پر کیسا اور کتنا ہے۔

سب سے پہلی چیز ایمان ہے۔

ایمان کے دو حصے ہیں:

1۔اقرار باللسان 2۔ تصدیق بالقلب

عمارت کی بنیاد

فرائض دینی اور ان کے لوازم

دینی فرائض	لوازم
1) دین پر خود عمل کرنا۔	1) جہاد
2) دین کو دوسروں پہنچانا۔	2) التزام جماعت
3) دین کو غالب اور قائم کرنا۔	3) بیعت

پہلا فریضہ یا پہلی منزل

دین پر خود عمل کرنا

اس فریضے کے لئے قرآن مجید میں چار الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

1. اسلام: اُدخُلُوافی السِلمِ کَافۃ
2. اطاعت: اَطِیعُوااللہ واَطِیعُوْالرَّسُوْلَ
3. تقویٰ: اِتقُوااللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہ
4. عبادت: یَااَیُّھَاالنَّاسُ اعْبُدّوْا

پہلا فریضہ

دین پر خود عمل کرنا

1۔ اسلام 2۔ اطاعت 3۔ تقویٰ 4۔ عبادت

اسلام

{ اسلام کا لغوی معنی }

گردن نہادن، سرِ تسلیم خم کر دینا۔ to surrender

یعنی سر جھکاو، جو بھی حکم ملے اسے بلا چون وچرا قبول کرو۔

اسلام

1

یاایھاالذین اٰمنوا ادخُلوافی السِلمِ کآفۃ

اے ایمان والو ! تم پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاو۔

اسلام میں داخلہ جزوی طور پر نہیں ہو سکتا کہ کچھ احکام پر عمل کر دیا اور کچھ پر عمل نہیں کیا۔

یہاں اصول یہ ہے کہ ماننا ہے تو پورا مانو۔

پہلا فریضہ

دین پر خود عمل کرنا

اطاعت

لغوی معنی

اطاعت کا لفظ "طوع" سے بنا ہے، جس کا معنی ہے دلی آمادگی۔اردو میں ہم بطوع خاطر کے الفاظ بولتے ہیں۔ گویا دلی آمادگی کے ساتھ فرماں برداری کرنے کا نام "اطاعت" ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ، فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

اور تم اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی، اور اگر تم رو گردانی کرتے ہو تو جان لو کہ ہمارے رسول پر سوائے واضح طور پر پہنچانے کے اور کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

اطاعت

2

یہ اطاعت بھی ہمہ تن اور ہمہ جہت درکار ہو گی۔ یہاں بھی یہ نہیں ہو گا کہ کچھ حکم مان لیا اور کچھ چھوڑ دیا۔

پہلا فریضہ

دین پر خود عمل کرنا

جزوی اطاعت

اسلام میں جزوی اطاعت کی بالکل گنجائش نہیں ہے۔

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ۔ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰى اَشَدِّ الْعَذَابِ۔ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (البقرۃ)

کیا تم کتاب کے ایک حصے کو مانتے ہو اور ایک کا انکار کرتے ہو؟ پس تم میں سے جو کوئی بھی یہ حرکت کرے گا اس کی سزا اس کے سوا کچھ نہیں کہ دنیا میں اسے ذلیل وخوار کر دیا جائے، اور قیامت کے دن انہیں شدید ترین عذاب میں جھونک دیا جائے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔

یہ طرز عمل کہ کچھ باتوں کو ماننا اور کچھ کو نہ ماننا در حقیقت منافقت ہے۔

جب ہم کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بندے ہیں اور بندہ کا معنی غلام ہے تو اس حیثیت سے ہمیں اللہ کے تمام احکامات کو ماننا چاہیئے اور ان پر عمل کرنا چاہیئے

fb.com/Nukta313

پہلا فریضہ

دین پر خود عمل کرنا

تقویٰ

تقویٰ کا معنی ہے بچنا یا ڈرنا۔

اسلام اور اطاعت مثبت عمل تھے، ان کو اگر منفی انداز میں بیان کیا جائے تو وہ "تقویٰ" ہے۔ یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچنا یا اللہ کی پکڑ اور عذاب سے ڈرنا۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

اے ایمان والو ! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ اس کے تقویٰ کا حق ہے، اور تم کو ہر گز موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔

تقویٰ

3

جیسے کوئی آدمی کسی ایسے راستے پر چل رہا ہو جس کے دونوں طرف جھاڑیاں ہوں تو وہ اپنے آپ کو اور اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر چلتا ہے کہ کہیں کپڑے ان کے ساتھ الجھ نہ جائیں۔

پہلا فریضہ

دین پر خود عمل کرنا

1۔ اسلام 2۔ اطاعت 3۔ تقویٰ 4۔ عبادت

عبادت

عبادت کا معنی ہے "بندگی" اور "پرستش"۔
بندگی میں اطاعت کا پہلو ہے، اور پرستش میں محبت کا۔ لہٰذا عبادت کا مفہوم یہ ہوا کہ: کسی کی محبت سے سرشار ہو کر ہمہ تن، ہمہ وجوہ اور ہمہ وقت اس کی بندگی میں اپنے آپ کو دے دینا۔
عبادت کا لفظ "عبد" سے بنا ہے جس کا معنی ہے "غلام"، غلام ہمہ وقت اور ہمہ تن غلام ہی ہوتا ہے، ملازم اور غلام میں یہی فرق ہے کہ ملازم ہمہ وقت اور ہمہ تن نہیں ہوتا۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ

اے لوگو! عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمھیں پیدا کیا۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ

اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

عبادت

4

خلاصہ

دین کے تقاضوں میں سے پہلا تقاضا اسلام پر کاربند اور عمل پیرا ہونا ہے، اس کے لئے چار اصطلاحات ہیں:

1۔ اسلام

2۔ اطاعت

3۔ تقویٰ

4۔ عبادت

عبادت کا مفہوم ہمہ تن، ہمہ وقت اور ہمہ جہت بندگی اور پرستشِ رب ہے۔

چونکہ یہ کام آسان نہیں ہے بلکہ بہت مشکل ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس مشکل کو آسان کرنے کے لئے ہمیں چار عبادات عطا فرمادیں، جنہیں ارکانِ اسلام کہتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ، شَھَادَۃِ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصلوٰۃ وَاِیْتَاءِ الزکوٰۃِ وحَجِّ البَیتِ وصومِ رَمَضَانَ

یہ عبادات فریضہ "عبادت ربّ" کے لئے انسان کو تیار کرتی ہیں۔

نماز: دن میں پانچ مرتبہ اپنی مصروفیات میں سے نکلو اور اللہ کے روبرو کھڑے ہو کر اپنے قول وقرار (ایاك نعبد وایاك نستعین) کی تجدید کرو۔

زکوۃ: مال کی محبت کو اپنے دل سے نکالو تاکہ دنیا کی محبت ختم ہو۔

روزہ: نفس کے منہ زور گھوڑے کو لگام دو اور قابو میں رکھو۔

حج: حج میں تینوں چیزیں جمع ہیں۔

پہلی منزل مکمل

عمل = نیت (ارادہ) + تصورِ عمل (Vision)

fb.com/Nukta313

دوسرا فریضہ یا دوسری منزل

دین کو دوسروں تک پہنچانا

اس فریضے کے لئے بھی قرآن مجید میں چار اصطلاحات (الفاظ) استعمال ہوئے ہیں۔

1. تبلیغ:
2. دعوت
3. امر بالمعروف نہی عن المنکر
4. شہادت علی الناس

1۔تبلیغ 2۔دعوت 3۔امر بالمعروف نہی عن المنکر 4۔شہادت علی الناس

دوسرا فریضہ

دین کو دوسروں تک پہنچانا

تبلیغ

تبلیغ کا معنی ہے دوسروں تک پہنچانا، دوسروں تک پہنچائیں گے تو اسلام پھیلے گا۔

یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ (المائدہ 67)

اے رسول ﷺ پہنچا دو جو کچھ نازل ہوا ہے آپ پر آپ کے رب کی طرف سے۔

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ پہنچاؤ میری جانب سے خواہ ایک ہی آیت ہو۔

فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ۔ پہنچائیں وہ جو یہاں موجود ہیں ان کو جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

تبلیغ

1

دوسرا فریضہ

دین کو دوسروں تک پہنچانا

دعوت

2

دعوت

دعوت کا معنی ہے بلانا، یعنی لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا۔

وَمَن اَحسَنُ قَولاً مِّمَّن دَعَا اِلَی اللهِ وَعَمِلَ صَالِحًا(حم سجدہ33)

اور اس شخص سے بہتر بات کس کی ہو گی جو اللہ کی طرف بلاتا ہو۔

اُدعُ اِلیٰ سَبِیلِ رَبِّكَ بِالحِکمَةِ والمَوعِظَةِ الحَسَنَةِ وَجَادِلهُم بِالَّتِی هِیَ اَحسَنُ۔ پکارو اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اور ان (کج بحثوں) سے مجادلہ کرو اس طور پر جو بہت عمدہ ہو۔

1۔تبلیغ 2۔دعوت 3۔امربالمعروف نہی عن المنکر 4۔شہادت علی الناس

امربالمعروف نہی عن المنکر

امر بالمعروف کا معنی ہے نیکی کا پرچار کرنا، تلقین کرنا، حکم دینا
نہی عن المنکر کا معنی ہے۔برائی سے روکنا، بدی کے آڑے آنا

كُنتُمْ خَيرا اُمَّةٍ اُخرِجَت لِلنَّاس تامُرُونَ بِالمَعرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ المُنكَرِ

تم بہترین امت ہو نکالی گئی ہو لوگوں کے (نفع) لئے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور۔برائی سے منع کرتے ہو۔

اگر قوت میسر ہو تو۔بزور بازو بدی سے روکنا چاہئے۔

مَنْ رَاٰی منکم مُنْکراً فَلیُغیِّرہٗ بِیَدِہ، فاِن لَم یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِه، فَان لَمْ یَسْتَطِع فَبِقلبِه، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الاِیْمَانِ۔

دوسرا فریضہ

دین کو دوسروں تک پہنچانا

امربالمعروف نہی عن المنکر

3

دوسرا فریضہ

دین کو دوسروں تک پہنچانا

شہادت علی الناس

4

1۔تبلیغ 2۔دعوت 3۔امربالمعروف نہی عن المنکر 4۔شہادت علی الناس

شہادت علی الناس

شہادت علی الناس کا مفہوم ہے لوگوں پر حجت قائم کردینا تاکہ قیامت کے دن عدالت خداوندی میں گواہی دے سکو کہ ہم نے تیرا دین پہنچادیا تھا۔

فَكَيْفَ اِذا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَابِكَ عَلٰى هٰوؤُلَآءِ شَهِيدًا (نساء41)۔

وَكَذالِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُونُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَالرَّسُولُ عَلَيكُمْ شَهِيدًا (بقرہ143)

اگر رسول بالفرض اللہ کا پیغام نہ پہنچاتے تو اللہ کے ہاں وہ مسئول ہوتے، انہوں نے پہنچادیا لٰہذا وہ بَری ہوگئے اور باقی دنیا کو پہنچانے کی ذمہ داری امت کے حوالے کر گئے۔

fb.com/Nukta313

fb.com/Nukta313

عمل = نیت (ارادہ) + تصورِ عمل (Vision)
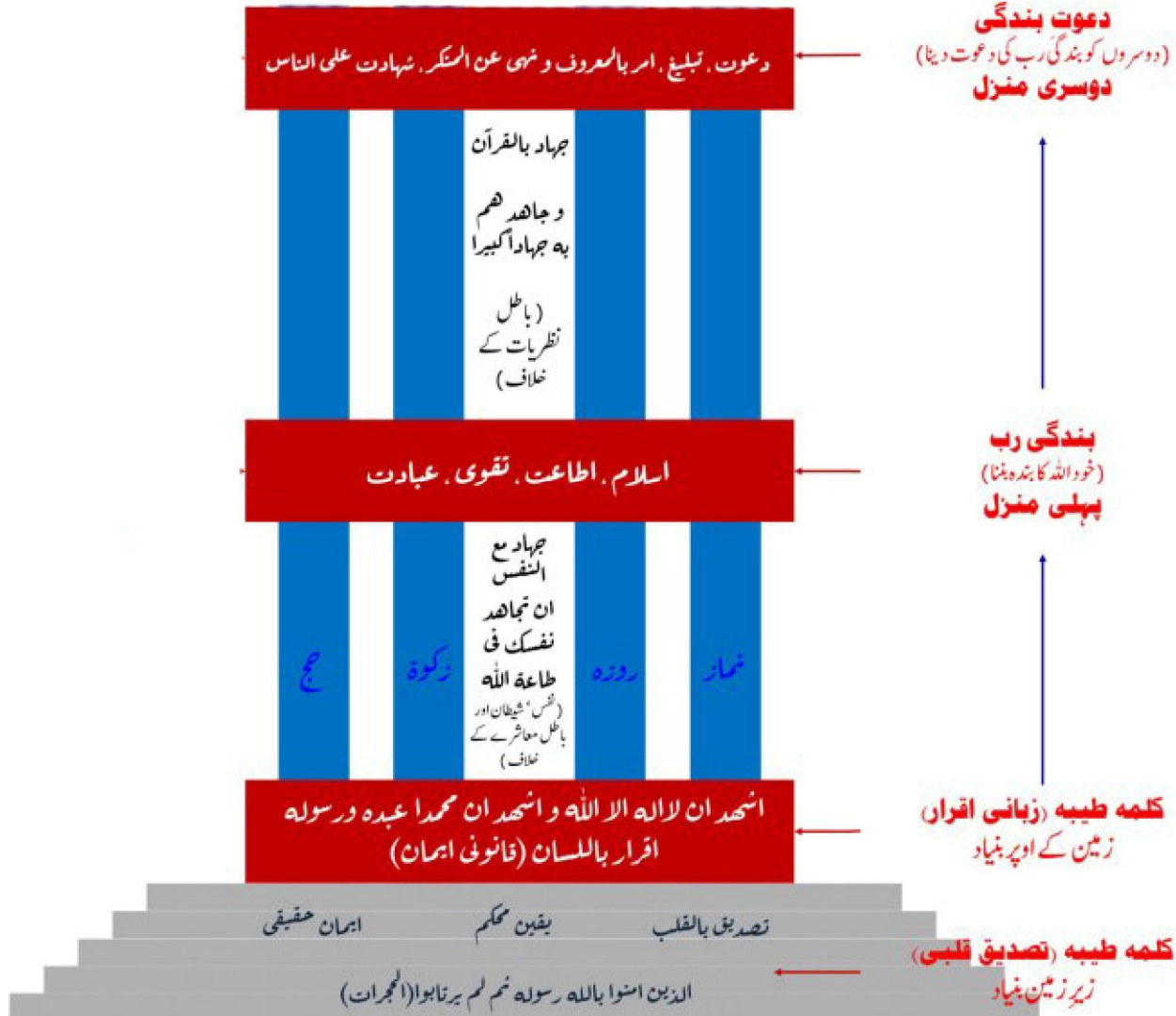
تیسرا فریضہ یا تیسری منزل

دین کو قائم کرنا

ایک ہے دین کی دعوت و تبلیغ اور ایک ہے دین کو قائم وغالب کرنا، ان دونوں میں فرق ہے۔

ہم بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہمارا دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اگر ایسا ہی ہے تو پھر اسے بالفعل قائم ہونا چاہیئے۔

یہ دین صرف تبلیغ و تلقین کی خاطر، یا محض تحقیقی مقالے لکھنے اور چھاپنے کی غرض سے، یا مدح سرائی کرنے اور قصیدے کہنے کے لئے تو نہیں ہے۔

نظام اگر بالفعل قائم ہو تو اسے نظام کہا جائے گا، ورنہ وہ نظام ہے ہی نہیں۔

تیسرا فریضہ یا تیسری منزل

دین کو قائم کرنا

اس فریضے کے لئے بھی قرآن مجید میں چار اصطلاحات (الفاظ) استعمال ہوئے ہیں۔

1. تکبیر رب
2. اقامت دین
3. یکون الدین کلہ للہ
4. غلبہ دین حق

تیسرا فریضہ
دین کو
بالفعل
قائم
کرنا

1۔تکبیرِ رب 2۔ اقامت دین 3۔ یکون الدین کلہ للہ 4۔غلبہ دین حق

تکبیرِ رب

تکبیر کا لفظی معنی ہے کسی چیز کو بڑا کرنا۔ تکبیرِ رب کی اصطلاح سورۃ مدثر میں آئی ہے :

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ اور اپنے رب کو بڑا کرو۔

تکبیر

1

سوال پیدا ہوتا ہے رب کو بڑا کرنے کا کیا معنی؟ وہ تو پہلے سے بڑا ہی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ دنیا والے اس کی بڑائی کو عملاً تسلیم نہیں کرتے محض زبانی کلامی تسلیم کرتے ہیں۔

جیسے آئین میں لکھا ہوا تو ہے کہ حاکمیت اعلی اللہ کی ہے لیکن عملاً اسے رد کیا ہوا ہے، عملاً حاکمیت اعلی پارلیمنٹ کو تسلیم کیا ہوا ہے۔

1۔ تکبیر رب 2۔ اقامت دین 3۔ یکون الدین کلہ للہ 4۔ غلبہ دین حق

تیسرا فریضہ

دین کو بالفعل قائم کرنا

تکبیر رب

چنانچہ تکبیر رب سے مراد ہے اس کی بڑائی کو منوانا، اسے تسلیم کروانا اور تشریعی معاملات میں اسی کے حکم کی تنفیذ کرنا،

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰہِ حکم صرف اللہ کا ہے۔

بقول علامہ اقبال

سروری زیبا فقط اُس ذات بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وہی باقی بتانِ آزری!

تکبیر رب

1

fb.com/Nukta313

1۔تکبیرِرب 2۔ اقامت دین 3۔ یکون الدین کلہ للہ 4۔غلبہ دین حق

تیسرا فریضہ

دین کو بالفعل قائم کرنا

اقامت دین

اقامت کا مطلب ہے کھڑا کرنا، اقامت دین کی اصطلاح سورۃ شوریٰ میں وارد ہوئی ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْہِ(113)

دین کو قائم کرو اور اس بارے میں تفرقے میں نہ پڑو۔

کوئی چیز گر جائے تو اسے کہا جاتا ہے اسے قائم (کھڑا) کرو۔ اگر دین قائم نہیں تو اسے قائم کرنا اور اگر قائم ہے تو اسے قائم رکھنا اہل دین کی ذمہ داری ہے۔

اقامت دین

2

تیسرا فریضہ

دین کو بالفعل قائم کرنا

1۔ تکبیر رب 2۔ اقامت دین 3۔ یکون الدین کلہ للہ 4۔ غلبہ دین حق

اقامت دین

دین کی اقامت یہ ہے کہ ہمارا نظام معیشت، نظام معاشرت، نظام سیاست اس دین کے مطابق ہو، اگر ایسا ہے تو دین قائم ہے اور اگر ایسا نہیں تو دین قائم نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ (مائدہ 68)

(اے نبی ﷺ صاف صاف) کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! تم ہر گز کسی اصل پر نہیں ہو جب تک کہ تم تورات اور انجیل کو اور دوسری کتابوں کو قائم نہ کرو جو تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہیں۔

اقامت دین

2

لہذا قرآن کی تعلیمات کو عملاً نافذ کیے بغیر چارہ کار نہیں۔

1۔تکبیرِرب 2۔ اقامت دین 3۔ یکون الدین کلہ للہ 4۔غلبہ دینِ حق

یکون الدین کلہ للہ

اس اصطلاح کا مطلب ہے کہ سارے کا سارا دین اللہ کا ہو جائے،

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقٰتِلُوْا هُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ(بقرہ193، انفال39)

اور جنگ کرو ان (مشرکین) سے یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین کُل کا کُل اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔

ایسا نہ ہو کہ دین کو اجزا میں تقسیم کر دیا جائے۔ انفرادی طور پر نماز، روزے وغیرہ کا خوب اہتمام ہو لیکن اجتماعی معاملات میں دین کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔

تیسرا فریضہ

دین کو بالفعل قائم کرنا

کلہ للہ

3

fb.com/Nukta313

غلبہ دین حق

تیسرا فریضہ
دین کو بالفعل قائم کرنا

سورہ صف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِیٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ

وہی ہے (اللہ) جس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الہدی (قرآن) اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ وہ غالب کر دے اس کو تمام جنس دین پر۔

غلبہ دین حق

4

یہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا مقصد ہے کہ دین اسلام کو باقی تمام ادیان باطلہ پر غالب کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں جزیرہ عرب کی حد تک اس دین کو غالب کر کے دکھایا، اب ہماری ذمہ داری ہے کہ اس فرض کو ادا کریں۔

fb.com/Nukta313

عمل = نیت (ارادہ) + تصورِ عمل (Vision)

تین فرائض دینی
مکمل ہوئے
فرائض دینی کا جامع تصور
عبادت
شہادت
اقامت
تقوی
اطاعت
اسلام
عبادت رب
تکبیر رب
شہادت علی الناس
امر بالمعروف و نہی عن المنکر
يا ايها الذين امنوا اتقوا الله حق تقته (آل عمران:102)
اطيعوا الله و اطيعوا الرسول (التغابن:12)
يا ايها الذين امنوا ادخلوا فى السلم كافة (البقرة:208)
ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتى هى احسن (النحل:125)
بلغوا عنى و لو آية (حديث)
كنتم خير امت اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنهون عن المنكر
وكذالك جعلنكم امة و سطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا (البقرة:143)
وربك فكبر (مدثر)
هو الذى ارسل رسوله بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله (الصف:9)
وقتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله (الانفال:39)
ان اقيموا الدين ولا تتفرقوا فيه (الشورى)
وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون (الذاريات:56)
fb.com/Nukta313

فرائض دینی کے لوازم

فرائض دینی کے تین لوازم ہیں

1۔ جہاد

2۔ التزام جماعت

3۔ بیعت

پہلا لازمہ
اللہ کے راستے میں جہاد کرنا

جہاد

1

1۔ جہاد 2۔ التزام جماعت 3۔ بیعت

پہلا لازمہ......جہاد

جہاد کا مطلب ہے: جد جہد، محنت، کوشش، کشاکش

محض کوشش سے بھی کام نہیں چلے بلکہ کشاکش کرنا ہوگی۔
کیونکہ جس طرح آپ اپنے نظریات کے مطابق کوشش کررہے ہیں اسی طرح اور لوگ بھی اپنے اپنے نظریات کے لئے کوششیں کررہے ہیں۔
جب کوشش کوشش سے ٹکراتی ہے تو اسے کشاکش کہتے ہیں۔ جسے عام طور پر کشمکش کہتے ہیں
اسی کوشش یا کشاکش کے لئے دینی اصطلاح جہاد ہے۔

پہلا لازمہ

اللہ کے راستے میں جہاد کرنا

جہاد

1

1۔ جہاد 2۔ التزام جماعت 3۔ بیعت

جہاد کے تین درجات

1۔ جہاد مع النفس (دین پر خود عمل کرنا)

2۔ جہاد بالقرآن (دین دوسروں کو پہنچانا)

3۔ قتال فی سبیل اللہ (دین کو قائم کرنا)

پہلا لازمہ
اللہ کے راستے میں جہاد کرنا

جہاد

1

1- جہاد 2- التزام جماعت 3- بیعت

1- جہاد مع النفس 2- جہاد بالقرآن 3- قتال فی سبیل اللہ

جہاد مع النفس

فرائض دینی کی پہلی منزل یعنی اسلام، اطاعت، تقویٰ، عبادت کی سطح پر جہاد اپنے نفس سے ہوگا۔

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ(یوسف53)
نفس حرام کام کی طرف بڑھے گا، آذان کی آواز سن کر سوتے رہنے کی تلقین کرے گا۔
اس وقت اس کا مقابلہ کرنا یہی جہاد مع النفس ہے۔

اَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قال: اَنْ تُجَاهِدَ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

پہلا لازمہ
اللہ کے
راستے
میں جہاد
کرنا

جہاد

1

1۔ جہاد 2۔ التزام جماعت 3۔ بیعت

1۔ جہاد مع النفس 2۔ جہاد بالقرآن 3۔ قتال فی سبیل اللہ

جہاد باالقرآن

دینی فرائض کے دوسرے مرحلے تبلیغ، دعوت، امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور شہادت علی الناس کی سطح پر جہاد قرآن کے ساتھ ہوگا۔
اگر آپ دین کی دعوت و تبلیغ کر رہے ہیں تو الحاد، دہریت، مادہ پرستی، اور دوسرے ادیان باطلہ کے مبلغین بھی اسی معاشرے میں موجود ہیں۔
ایسا نہیں ہے کہ وہ آپ کو دیکھ کر بھاگ جائیں گے بلکہ اب سخت مقابلہ ہوگا، اب آپ کو باطل نظریات کا مقابلہ کرنا ہوگا اور یہ مقابلہ قرآن کے ساتھ ہوگا:

وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا (فرقان 52)

پہلا لازمہ
اللہ کے
راستے
میں جہاد
کرنا

1- جہاد مع النفس 2- جہاد بالقرآن 3- قتال فی سبیل اللہ

جہاد باالقرآن

ایک لوہے کی تلوار ہے۔ لیکن باطل نظریات کو قرآن کی تلوار سے کاٹنا ہوگا، علامہ اقبال فرماتے ہیں:

کشتنِ ابلیس کارے مشکل است
زانکہ او گم اندر اعماق دل است
خوشتر آن باشد مسلمانش کنی
کشتہ شمشیر قرآنش کنی

جہاد

1

1۔ جہاد مع النفس 2۔ جہاد بالقرآن 3۔ قتال فی سبیل اللہ

قتال فی سبیل اللہ

دینی فرائض کے تیسرے مرحلے یعنی اقامت دین کے مرحلے میں اللہ کے دین کو بالفعل قائم کرنے کے لئے جہاد بھی اپنی چوٹی یعنی قتال فی سبیل اللہ پر پہنچ جاتا ہے۔

دوسرے مرحلے میں کشمکش اور تصادم باطل نظریات کے ساتھ تھا، لیکن اب تصادم باطل نظریات کے علمبرداروں کے ساتھ ہے۔

وہ طبقات کہ جن کے اس باطل نظام کے ساتھ اپنے مفادات وابستہ ہیں وہ کبھی بھی یہ نہیں چاہیں گے کہ اس نظام کو ختم کرکے دین اسلام کو نافذ کر دیا جائے۔

پہلا لازمہ

اللہ کے راستے میں جہاد کرنا

جہاد

1

پہلا لازمہ
اللہ کے
راستے
میں جہاد
کرنا

جہاد

1

1۔ جہاد 2۔ التزام جماعت 3۔ بیعت

1۔ جہاد مع النفس 2۔ جہاد بالقرآن 3۔ قتال فی سبیل اللہ

قتال فی سبیل اللہ

باطل کے علمبردار

چنانچہ ایسے طبقات کے ساتھ لازما پنجہ آزمائی کرنی پڑی گی، اس پنجہ آزمائی کے بھی تین سطحیں ہیں۔

1۔ صبر و مصابرت (جب تک اہل حق کمزور ہوں، ہاتھ نہ اٹھائیں کفوا ایدیکم)

2۔ اقدام (جب طاقت آجائے تو پھر چھیڑ چھاڑ)

3۔ مسلح تصادم (یعنی قتال فی سبیل اللہ)

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ

دوسرا لازمہ
التزام
جماعت

1- جہاد 2- التزام جماعت 3- بیعت

التزام جماعت

فرائض دینی پر عمل کا دوسرا لازمی تقاضا التزام جماعت ہے، یہ کام انفرادی طور پر نہیں ہو سکتا
اَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ، اَللّٰهُ اَمَرَنِيْ بِهٰذَا: بِالْجَمَاعَةِ، وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْهِجْرَةِ، وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (مسند احمد)
ہجرت کیا ہے؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قال: اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ
اور پھر ہجرت کی چوٹی گھر بار کا چھوڑنا ہے۔

جماعت

2

1- جہاد 2- التزام جماعت 3- بیعت

بیعت

فرائض دینی پر عمل کا تیسرا لازمی تقاضا بیعت ہے، یعنی جو جماعت بنے اس کا نظام بیعت کے مسنون طریقہ پر ہو۔
بیعت کا ثبوت قرآن وسنت میں موجود ہے اور مسلمانوں کی جتنی بھی تحریکیں چلی ہیں ان کی بنیاد بیعت ہی تھی، مثلاً:
سید احمد شہید کی تحریک شہیدین، مولانا ابوالکلام آزاد کی حزب اللہ، حسن البناء کی الاخوان المسلمون وغیرہ

بیعت

Process Diagram
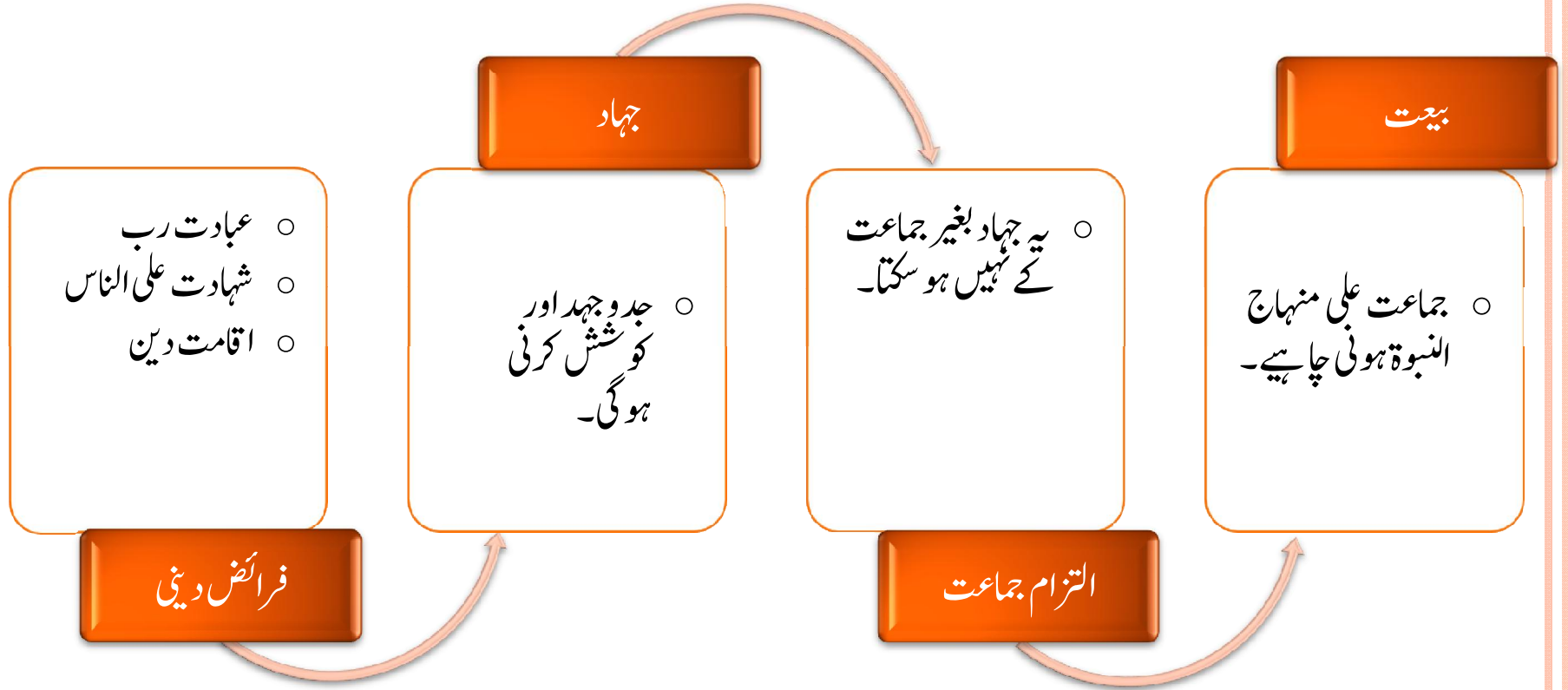
اقول قولی ہٰذا استغفراللہ لی ولکم

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے

جزاك الله خيرا